سوال وجواب

از: جناب مولانا ابومحمد عبدالستار الحماد (میاں چنوں)

سوال: حمنہ کے لغوی معنی کیا ہیں۔ کیا یہ نام اسلامی ہے؟ بعض حضرات اس نام کو صحیح خیال نہیں کرتے۔ (شفیق الرحمٰن پسرور)

جواب: ۔عربی لغت کے اعتبار سے ہر وہ چیز جس میں سیاہ اور چھوٹے ہونے کا وصف پایا جائے اسے حمن کہا جاتا ہے۔ اسکی تانیث حمنہ ہے چنانچہ علاقہ طائف میں پائے جانے والی سیاہ انگوروں کی ایک خاص قسم، بڑے سیاہ دانوں میں چھوٹے چھوٹے سیاہ دانے، سیاہ چیونٹی، جوں اور حیوانات کے جسم سے لگی ہوئی چچڑی کو عربی زبان میں حمنہ کہا جاتا ہے اس وضاحت کے بعد حمنہؓ ایک جلیل القدر صحابیہ ہیں۔ جن کے ذریعے استحاضہ کے متعدد مسائل سے اس امت کو معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ان کی ایک ہمشیرہ حضرت زینب بنت جحشؓ رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ تھیں جن کے نیک اور پارسا ہونے کی حضرت عائشہؓ نے گواہی دی ہے ۔ اس بناء پر کسی بچی کا نام حمنہ رکھا جاسکتا ہے۔ اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ ایسے ناموں کے متعلق لغوی کھوج لگانا تحصیل لاحاصل اور بے سود ہے۔ کیونکہ ان کی معنویت ان کے حاملین کے کردار میں ہے جیسا کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت عثمانؓ کے متعلق لغوی مفہوم کی کرید کرنا درست نہیں ہے۔ اگرچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت وحشیؓ کو نام اور کام کیوجہ سے اپنی نگاہوں سے روپوش رہنے کی تلقین فرمائی تھی۔ لیکن ہمارے لئے صحابہ کرامؓ کے متعلق حسن ظن کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے دلوں میں ان کے متعلق محبت اور الفت کے جذبات رکھیں اور کسی بھی پہلو سے ان کے متعلق نفرت کا اظہار نہ ہو۔ چونکہ حضرت حمنہؓ حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والوں میں شریک تھیں اس لئے کچھ حضرات اس نام سے تکدر محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ایسا رویہ درست نہیں ہے کیونکہ سزا اور توبہ کے متعلق جرم کی نوعیت ختم ہوجاتی ہے۔ ویسے انسان کے نام کا اسکی شخصیت کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اسکے اخلاق وکردار پر بھی نام اثر انداز ہوتا ہے نیز قیامت کے دن انسان کو اسکے نام مع ولدیت آواز دی جائے گی۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تم اپنی اولاد کیلئے اچھے نام کا انتخاب کیا کرو (ابوداؤد، الادب، 4948)